خالقِ اَرض و سَما کا اَفلاکی کلاک

پروفیسر عبدالرحمٰن عبد

انسان ہر روز بلکہ ہر لمحہ افلاک کے عظیم و جلیل اور وسیع کلاک کا مشاہدہ کرتا ہے اور اس کے دلفریب جمال' اس کی دلکشا وسعت اور اس کی دلفزا بیکرانی کو دیکھ کر انگشت بدنداں رہ جاتا ہے۔ یہ کلاک اتنا بڑا' اس قدر فراخ' ایسا قوی اور اتنا پرہیبت ہے کہ اس کی حرکات کو اربوں انسان' خواتین اور بچے' دنیا کے ہر حصے میں دیکھتے ہیں۔ یہ کائنات کا کلاک ہے۔ اس پر سوئیاں یا ہندسے نہیں ہیں' تاہم اس کا صحیح وقت بتانے کا طریق کار (mechanism) اس قدر درجۂ کمال کو پہنچا ہوا ہے کہ سالوں پر سال گزرے' صدیوں پر صدیاں بیتیں اور ہزاروں لاکھوں اور کروڑوں قرن گزرتے ہیں' مگر صحیح وقت کے معاملے میں خالق ازل کے اس کلاک میں سیکنڈ کے اربویں حصے تک کا فرق نہیں آیا۔

ہمارے معمول کے کلاک کی تین سوئیاں ہوتی ہیں جو گھنٹے' منٹ اور سیکنڈ بتاتی ہیں۔ اسی طرح دیدۂ ظاہربین کے لیے آفاق کے کلاک کے بھی' سوئیوں کی جگہ تین اجزا ہیں۔ یہ تین اجزا ہماری زمین' چاند اور ہمارا سورج ہیں جو حیات و جمال اور جلال کا مرقع ہیں۔ انسان کی رہایش اور زندگی کے لیے پانی' ہوا' حرارت اور روشنی جیسی ہزاروں ضروریات والی حیات کے لیے موزوں ترین زمین' حسن ماہ کامل کا مالک ہمارا شہزادۂ جمال یعنی ضوفشاں قمر' اور قوی و عزیز تابندہ و پایندہ آفتاب عالمتاب' آتش و حرارت سے غضبناک کہ جس کی طرف ہم آنکھ بھر کر بھی نہیں دیکھ سکتے' اصل ابو الہول یعنی ہولناک' مرکز نور و حرارت' صاحب ہیبت و جلال' مہر درخشاں' مرکز نظام شمسی جس کے گرد آخری سیارہ پلوٹو ۷۰۶ کروڑ کلو میٹر کے حیرت فزا فاصلے پر محو طواف ہے۔

آج انسان اپنے نظام شمسی کے ان عجائبات فلکی کے بارے میں اپنے آبا سے کہیں زیادہ خبر و نظر کا مالک ہے اور اتنا ہی زیادہ متحیر ہے بلکہ حیرت سے انگشت بدنداں ہے۔ اب اسے علم ہے کہ کائنات کی بے کنار فضا میں سیارے اور ستارے اتنے دور اور بعید ہیں کہ گویا امر غیب ہیں۔ گلیلیو اور دوسرے خردمندوں نے دوربین ایجاد کر کے علم کے اصل حیرت کدے میں گویا ایک کھڑکی کھول دی۔ جدید رصدگاہیں پورے عالم میں جابجا پہاڑوں کی چوٹیوں پر بنی ہوئی ہیں جن میں ایسی دوربینیں لگی ہوئی ہیں

جو کروڑوں نوری سالوں کے فاصلے پر واقع اجرام فلکی کو تلاش کر لیتی ہیں۔ ان کے پیچھے بیٹھے ہوئے بعید بین، ماہرین افلاک اس طرح آسمانوں کو چھان مارتے ہیں جس طرح بہت بلندی پر اڑتا ہوا شاہین، وسیع و عریض زمین و کوہستان پر اپنی تیز اور گہری نگاہ سے اپنے صید کی تلاش کر رہا ہوتا ہے۔ انتہائی حسّاس اور جدید ترین دوربین کائنات کے آخری بعید کناروں سے ریڈیائی لہروں کے سگنل کو گرفت میں لے لیتی ہے۔

اب ماہرین علم الافلاک ہمیں ریڈیو اسٹرانومی کی مدد سے خالق و مالک کی، ناقابل یقین وسعتوں والی اس بے حدود جنت نگاہ میں لے آئے ہیں جو ممکن ہے قدرت کے ازلی منصوبے میں، حیات بعد الممات کی ابدی زندگی میں غیرفانی انسان کی جولاں گاہ بنے گی۔

رصد گاہوں میں بیٹھے ہوئے سائنس دان جدید ترین کیمروں کی مدد سے ان "غائب" سیارگان کو ہمارے دیدہ و دل کے لیے "حاضر" بنا رہے ہیں۔ سیاروں کے فاصلوں کو ناپتے ہیں ان کی کمیت، کثافت اور درجہ حرارت بتاتے ہیں۔ ان کے قطر، حجم اور رفتار کے بارے میں معلومات دیتے ہیں۔ وہ بتاتے ہیں کہ ان میں سے کس کے گرد کتنے چاند ہیں اور وہ آفتاب کے گرد اپنی سالانہ سیر اور اپنے محور کے گرد چکر کتنے عرصے میں مکمل کرتے ہیں۔ علمائے افلاک ان کی کشش، جھکاؤ اور دباؤ کے بارے میں بتاتے ہیں۔ وہی کہتے ہیں کہ ہماری زمین کا مادہ یا کمیت ۶۔ کے آگے ۲۔ صفریں میٹرک ٹن ہے۔ اف خدایا، ہماری زمین کتنی بڑی ہے!

لیکن نہیں، یہ تو سورج کے مقابلے میں کچھ بھی نہیں ہے۔ سورج اتنا بڑا ہے کہ ہماری زمین جیسی سوا تین لاکھ زمینیں اس میں سما سکتی ہیں۔ عطارد ہمارے تین ماہ کے عرصے میں سورج کے گرد طواف مکمل کرتا ہے جبکہ پدی جتنا پلوٹو ہمارے ۲۴۸ سالوں کے برابر وقت میں اپنا ایک سال یعنی سورج کے گرد ایک طواف مکمل کرتا ہے۔ زہرہ وہی سیارہ ہے جو کبھی طلوع آفتاب سے پہلے مشرق کی جانب اور اکثر غروب آفتاب کے بعد مغرب کی جانب ضوفشاں نظر آتا ہے۔ فیض فطرت نے آپ کو دیدۂ شاہین عطا کیا ہے تو اسی طرح، خلوت زہرہ و زحل و زمین میں یہ اسرار ہیں فاش، جو زبان حال سے کہہ رہے ہیں کہ "نگاہ چاہیۓ اسرار لا الہ کے لیے"۔

داستان آفاق کے یہ کردار اپنی دلچسپ سرگزشت بیان کرتے ہیں۔ یہ جو نظارہ ہائے گوناگوں دکھاتے ہیں، اس پر اور ان اجرام کائنات کی نزاکتوں اور عظمتوں پر دیدہ ور کا دل عجب طرح سے دھڑکتا ہے اور وہ مجسم سوال بن جاتا ہے کہ "وہ عقل کل اور دانا و بینا ہستی کون ہے جس نے ان بھاری بھرکم اور گرانڈیل اجسام کو بیکراں خلاؤں میں ان کے ازلی راستے پر ڈالا ہے اور ان کے مدار و مسیر مقرر کیے ہیں؟ وہ ذات اعلیٰ و عظیم کون ہے جس کے ادراک، دانش اور قوت و طاقت نے ایسی

زبردست تخلیقات جلیلہ کیں؟ کس نے ان کی تصویر و تشکیل اور تخلیق کا حکم دیا اور فرمان جاری کیا "کُن"۔ چنانچہ فوراً تعمیل حکم ہوئی "فیکُون"۔ اور اعظم زمین 'اعلیٰ قمر' شاندار آفتاب 'غیر محدود فضا' زبردست کہکشائیں اور متحیر کن کائنات وجود میں آگئے"۔

ہماری مقدس کتاب ہمیں ابدی صداقت کی راہ دکھاتی ہے اور بیان کرتی ہے "یہ اللہ تعالیٰ ہے جس نے سورج کو چمکتا دمکتا بنایا ہے اور چاند کو منور و تاباں کیا ہے۔ پھر اس نے ان کے درجے اور گھٹنے بڑھنے کی منزلیں مقرر فرمائیں" (یونس ۱۰: ۵)۔ پھر یہ رہنمائی عاقل و خدا ترس کو یاد دلاتی ہے: "کیا ان لوگوں نے آسمانوں اور زمین کے نظم و انتظام پر غور نہیں کیا؟ اور کیا انھوں نے اس کی مخلوقات و تخلیقات کو کھلی آنکھوں سے مشاہدہ نہیں کیا ہے؟" (الاعراف ۷: ۱۸۵)۔

خالق ارض و سما کا افلاکی کلاک کیا ٹک ٹک کرتا ہے اور غور و فکر کرنے والے ہوشمند کو کیا پیغام دے رہا ہے؟

حکیم الامت کی ایک مشہور نظم کے تین عظیم مصرعے اس پیغام کی ترجمانی کرتے ہیں جس میں وہ فرماتے ہیں کہ اے وقت اور زمانوں کے پیدا کرنے والے! انفس و آفاق میں تیری نشانیاں ظاہر و باہر ہیں اور تیری ہی ذات لازوال اور حیّ و قیوم ہے۔

اے اَنفس و آفاق میں پیدا ترے آیات
حق یہ ہے کہ ہے زندہ و پایندہ تری ذات
تو خالقِ اَعصار و نگارندۂ آفات

رمضان المبارک کے خصوصی تحفے

خرم مراد کے قلم سے

۱۔ استقبال رمضان .. ۴ روپے فی سیکڑہ	۲۔ قرب الٰہی ۲.۵۰ روپے فی سیکڑہ
۳۔ تربیت کی پہلی منزل .. ۴ "	۴۔ عہد وفا .. ۳ "
۵۔ محاسبہ نفس ۶.۰ "	۶۔ قیام لیل ۶.۰ "
۷۔ دعائے رمضان ۱.۰۰ "	۸۔ رب کے در پر (مسلم سجاد) ۶.۰ "

منشورات 'منصورہ 'لاہور 54570 'فیکس 042\7832194